لکھا جو مقبول ہوا۔ پھر اسی زمین میں ماہر القادری صاحب نے لکھا۔ وہ بھی اپنا مقام پا گیا اب حافظ صاحب نے اگرچہ بہت طویل سلام لکھ کر کچھ پیش قدمی کی ہے، مگر کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ ذرا بحر کو بدل لیتے۔ فن چاہے نعت ہی کا کیوں نہ ہو، کسی ایک ہی ڈگر پہ بار بار گامزنی کرے تو اس میں اکلسی سی پیدا ہونے لگتی ہے۔ بہرحال مدعا اعتراض نہیں۔

رُوحانی لطائف سید منور حسین مشہدی۔ ناشر: مکتبہ چراغِ اسلام۔ قذافی مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۱۲ سائز ۱۸×۲۲ غیر مجلد۔ قیمت: ۲۱ روپے

مادی زندگی میں حقائق کا سامنا کرتے ہوئے مسرت کے چند لمحوں کی تلاش ایک فطری تقاضا ہے۔ اور اچھا لطیفہ یہ موقع فراہم کرتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے ہم اس مجموعۂ لطائف کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ بالخصوص اس لیے بھی کہ فاضل مرتب نے لطیفوں کے انتخاب میں تہذیب اور شائستگی کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ لطیفہ بہت پہلو دار صنفِ ادب ہے۔ بالعموم از خود معرضِ وجود میں آتا ہے۔ اور اپنی تخلیق کے عمل میں کسی قسم کی قید پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ اسی لیے اس صنف میں کثیفوں کی بہت بھرمار ہے جنہیں سنتے سناتے وقت تہذیب و شرافت مجروح ہوتی ہے۔

ہمارے نزدیک سید منور حسین صاحب نے اچھے لطیفے یکجا کر کے شائستہ مزاج لوگوں پر احسان کیا ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ یہ کتاب خریدی جائے اور اس کے مطالعہ سے مسکرانے کے لیے چند لمحے چن لیے جائیں۔

(ا۔ ز)